Registered

L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۷) مطبوعہ ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء بروز جمعہ جلد (۳۳)

گلدستۂ اخبار

ہز ہائینس دی گائیکوار آف بڑودہ نے آیندہ پانچ برسوں کے لئے دو سو روپیہ سالیانہ اس درس کے لئے انعام رکھا ہوا ہے جو سوشل اصلاح میں سب سے عمدہ اور بڑھ کے ہوگا۔ **جناب** آنریبل لفٹننٹ گورنر صاحب بہادر پنجاب ۱۷ اپریل سے ۶ ماہ کے لئے ولایت جاینگے۔ **الہ آباد یونیورسٹی** میں انجنیرنگ فیکلٹی اباش کیجاویگی اور نئی میڈیکل فیکلٹی قائم ہوگی۔ **رنگون میں** ایک برہمن رسوئیے نے جس کا نام گنپت ہے عین ایک دعوت کی تقریب پر اپنے مالک کے کھانے میں زہر ملا دیا اور گرفتار ہو گیا۔ اس سے پندرہ آدمی بیمار ہو گئے۔ **چین کی** نیوٹرالٹی پر روس شکایت کرتا ہے اور اس بارے میں اُس نے غیر طاقتوں کو ایک گشتی چٹھی بھیجی ہے۔ مگر ساتھ ہی اسکی کمزوری سے فایدہ بھی اٹھا رہا ہے۔ جاپان چین کی اس کمزوری سے مجبور ہے۔ اور اپنی حفاظت کے لئے براہ راست خود انتظام کرے گا۔ **ملک ہسپانیہ** میں ۱۹۰۲۲۷ فقیر بھیکھ مانگنے والے ہیں۔ ازانجملہ ۵۱۰۲۸ عورات ہیں۔ بعض شہروں میں بھیکھ مانگنے کے لائسنس ملتے ہیں۔ اور وہاں کی سرکار بطور دیگر پیشوں کے اس پر بھی ٹیکس لگاتی ہے۔ مگر ہند میں کل تعداد ہندو سادھوؤں کی ۵۲ لاکھ ہے دیگر فقرا اس تعداد سے مستثنیٰ ہیں۔ ہر صورت سے ہند گوئے سبقت لیگیا۔ **سپرنٹنڈنٹ** صاحب باغ نباتات سہارنپور نے باغبانی کی عملی تعلیم کا انتظام کیا ہے۔ مدت تعلیم ایک سے تین سال تک ہے اور امیدواران کی عمر ۱۶ و ۲۰ کے مابین ہونی چاہیے۔ **جالندھر میں** پلیگ زور شور سے ہے

بابو نگیندر ناتھ ایم اے نے علم نجوم کے متعلق ایک عمدہ مضمون ایجاد کی ہے۔ **وکٹوریہ** میموریل کلکتہ کے لئے ملکہ معظم نے انجہانی ملکہ معظمہ کا سامان نوشت و خواند اور ایک کرسی بھیجی ہے۔ **سر ولیم ویڈربرن** نیشنل کانگرس کی تائید میں اپنی جیب خاص سے سوا لاکھ روپیہ خرچ کر چکے ہیں۔ **گورنمنٹ** برہما کو مٹی کے تیل سے سال بھر میں بارہ لاکھ روپیہ کی آمدنی ہوئی۔ اور کمپنی کو دو لاکھ سالانہ اور ۳ فیصدی منافع پر آیندہ ۱۹ سال کے لئے ٹھیکہ دیدیا گیا ہے۔ **ہندوستان** میں کل سپاہ دو لاکھ باسٹھ ہزار ہے۔ جس میں سے ایک لاکھ ۹۶ ہزار تربیت یافتہ ہے کار آمدکی تعداد ایک لاکھ ساٹھ ہزار ہے۔ **لاہور میں** آجکل ایک افغان آیا ہوا ہے جو بے نمازوں کو جبراً نماز کے لئے مسجد میں لیجاتا ہے اور بعض اوقات ایک آدھ تازیانہ بھی جڑ دیتا ہے۔ **کلکتہ کی** ایم موہن لائبریری کو ایک ہندو لڑکی نے سو روپے اور بہت سی کتابیں نذر کی ہیں۔ علم دوست لڑکی معلوم ہوتی ہے۔ **ہندوستان کے** بیشمار بھیکھ مانگنے والے نگموں میں پڑے ہیں تجویز ہے کہ برہما میں انکی آمد کو روکنے کے لئے ایک خاص قانون وضع کیا جاوے۔ **ایک عالم** نقشہ جات کا ماہر ہے بیان کرتا ہے کہ جو بچے پہلے پیدا ہوتے ہیں انہیں سے ہر طرح میں بڑے نام و نمود کے آدمی نکلتے ہیں **کوہ کافیوں** کا عقیدہ ہے کہ اگر جسم اور لباس کی صفائی کی حالت میں دشمن سے قتل ہوں تو سیدھے جنت کو چلے جاینگے اس لئے وہ جنگ سے پہلے غسل کرتے اور کپڑے بدل لیتے ہیں **اسوقت** نیویارک (امریکہ) میں چھ لاکھ یہودی موجود ہیں اسقدر تعداد یہودیوں کی دنیا کے کسی اور شہر میں نہیں ہے۔ ہندمیں رجسٹری خطوط وغیرہ کی فیس بجائے دو کے ایک آنہ کیجاوے گی۔

اطلاع عیسائی کہ پنجاب سنڈے اسکول یونین کا سالانہ جلسہ ۲۱ و ۲۲ مارچ کو امرتسر میں ہوگا جو اصحاب رہایش وغیرہ کے بابت معلوم کرنا چاہتے ہیں مس ہیولٹ صاحبہ سینٹ کیتھرائن ہسپتال امرتسر سے قبل از یکم مارچ خط و کتابت کریں۔ **ملک برہما** کا وقت علیحدہ ہوگا۔ **ایک سائنس داں** نے حساب لگایا ہے کہ اگر مکڑی کی خوراک کا حساب لگایا جاوے تو وہ ۲۴ گھنٹے میں انسان کی غذا کی مقدار سے بہت ہی بڑھکر کھا جاتی ہے۔ **مصر میں** خداوند مسیح سے پہلے مصنوعی آنکھیں مستعمل ہوتی تھیں یہ آنکھیں سونے چاندی تانبے اور ہاتھی دانت کی بنائی جاتی تھیں۔ اس زمانہ کے تیے یعنی مصالح لگی ہوئی لاشوں میں یہ مصنوعی آنکھیں لگی ہوئی اب تک برآمد ہوتی ہیں **ڈاک خانہ** ہند میں ۷۰ ہزار پانسو نوے ملازم ہیں۔ ازانجملہ ۹۹ مستورات کام کرتی ہیں لاہور کے گرد و نواح میں کئی اشخاص شدت سردی کے باعث اگر کر راہی ملک بقا ہوئے۔ **تجویز ہوری ہے** کہ ڈاک کے ٹکٹ ہی رسیدی ٹکٹوں کے کام میں مستعمل ہوا کریں۔ **ٹکسٹ بک کمیٹی** پنجاب کا باقی ماندہ ٹھیکہ بھی بحق مفید عام پریس منظور ہو گیا ہے۔ مبارک۔ **محکمہ ڈاک** ہند میں اب نئے قسم کا ٹکٹ دار لفافہ ایجاد کیا جاویگا۔ مربع شکل کا لفافہ بند ہو جائیگا۔ **بمبئی** کی نیشنل کانگرس کی نمایش کا کل خرچ وضع کرکے نصف لاکھ کی بچت ہوئی۔ **اندازہ لگایا گیا ہے** کہ پنجاب کی نئی نہر سازی میں ایک لاکھ پچاس ہزار قلیوں کی ضرورت ہوگی۔ **پونا** کی رصدگاہ نے آفتاب کے جنوبی نصف کرہ میں ایک بڑا معمولی داغ دریافت کیا ہے۔ اسکو اس شیشے میں سے جس پر دھواں کا جل پار گیا ہو دیکھ سکتے ہیں نو بجے صبح سے پہلے ہمیں

ایڈیٹوریل نوٹس

لارڈ سالسبری کا ایمان۔ لارڈ سالسبری صاحب سابق وزیر اعظم سلطنت برطانیہ ایک فلسفانہ سائینٹیفک دماغ کے آدمی تھے۔ وہ مذہب کا بھی بڑا قائل اور حامی تھا۔ چند سال کا عرصہ گذرا ہے کہ انہوں نے اپنے ایک دوست کو اپنے ایمان کی بابت ذیل کے الفاظ تحریر کئے۔ "میرا مرکزی نقطہ مسیح کی قیامت ہے جسپر میں یقین رکھتا ہوں پہلے اِس سبب سے کہ اُس بہان لوگوں نے شہادت دی ہے جنکو اس واقعہ کے دیکھنے اور جاننے کا ہر قسم کا موقع تھا اور جنکی شہادت کی صداقت قدرت اور برداشت ہر دو سے نہایت ہی سخت امتحانات کے ذریعہ بہت دراز تک ہو چکی ہے۔ دوسرے اِس لئے کہ دنیا پر اِس کا نہایت ہی عجیب وغریب اثر ہوا ہے۔ بلحاظ اخلاقی ظہور کے مسیحیت کی اشاعت اور حکم ایسا ہے جسکی مثال دنیا میں نہیں ہے۔ جس طرح میں اس بات پر یقین رکھتا ہوں کہ مقناطیس کی مختلف حرکات بلا سبب نہیں ہیں اسیطرح مجھے اِس بات کا بھی یقین ہے کہ مسیحیت کا عظیم الشان اخلاقی اثر جو دو ہزار برس سے چلا آرہا ہے بلا کسی سبب کے نہیں ہو سکتا گرچہ میں ان دونوں باتوں کی پوری پوری تشریح نہیں کر سکتا جو شخص مسیح کے جی اٹھنے پر یقین رکھتا ہے اُسکو دیگر امور میں بہت ہی کم مشکلات پیش آتی ہیں۔ کوئی ایسا شخص نہیں ہے جو اُس امر پر یقین رکھتا ہو اس بات پر شک کرے کہ اُن شخصوں نے جنہوں نے اسکی طرف سے کلام کرنیکا اختیار پایا تھا الہی پیغام پہنچا دیا۔ یہی ایک نہایت برہنہ اور سادہ صورت ہے جس سے کہ عہدنامہ کے الہام کا ثبوت میرے دل میں ہمیشہ پیدا ہوتا ہے"۔

کثیر الاسمار انسان۔ جب جاپانی بچہ ایک ماہ کی عمر کا ہوتا ہے تو قومی مذہبی رسمیات کے ساتھ اس کا پہلا نام رکھا جاتا ہے بچے کو بڑی تزک وشان سے اس کے خاندانی مندر میں لیجاتے ہیں۔ نوکر اُسوقت تمام طفلانہ سامان ہمراہ لاتے ہیں جنکی کثرت سے باپ کی دولت اور مجلسی حالت کا اندازہ ظاہر کیا جاتا ہے۔ جلوس کے پیچھے پیچھے ایک نوکر ایک صندوق لے آتا ہے جسمیں روپیہ ہوتا ہے جو اس وقت کے کاہن یا پجاری کو دیا جاتا ہے اور کاغذ کا ایک لمبا سا ٹکڑا بھی اسمیں ہوتا ہے جس پر تین نام لکھے ہوئے ہوتے ہیں۔ جب مندر میں داخل ہوتے ہیں تو باپ وہ کاغذ جس پر تین نام لکھے ہوئے ہیں پجاری کو دیدیتا ہے۔ وہ اسکی تین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر نقل کرتا اور انکو ایک برتن میں ڈالکر اور ملاکر خوب ملا دیتا ہے اور ساتھ ہی اِس مندر کے دیوتا کے نام کا ایک مقدس منتر بھی پڑھتا جاتا ہے۔ پھر وہ اُن کاغذوں کو ہوا میں اُڑاتا ہے اور جو نام سب سے پہلے اِس مندر کے مقدس فرش پر گرتا ہے وہی اِس دیوتا کا پسندیدہ نام متصور ہوتا ہے۔ اِس نام کو وہ پھر ایک پرزہ کاغذ پر لکھتا اور بچے کے والدین کو بطور طلسم کے دیدیتا ہے۔ اثنا رسم میں ہرجا راگ اور رنگ ہوتے رہتے ہیں۔ جاپانی بچہ کو تین برس کی عمر تک ڈھیلی پوشاک پہنائی جاتی ہے۔ چوتھے برس یہہ کپڑے اُتارے جاتے ہیں اور بچے کی چھاتی کے ساتھ ایک کمربند سے باندھے جاتے ہیں اور بڑے شان وشوکت کے ساتھ رسم ادا ہوتی ہے۔ تب اسکو نیا نام دیا جاتا ہے اور اُس کی تعلیم شروع ہوتی ہے۔ پندرہ برس کی عمر میں اسکی تعلیم ختم ہوتی ہے اور اسوقت وہ سن بلوغت کو پہنچ جاتا ہے اور پھر ایک نیا نام پاتا اور سوسائیٹی میں داخل ہوتا ہے جب وہ سرکاری ملازمت میں داخل ہوتا ہے تو اُس کو ایک اور نام ملتا ہے جو اس کے مرتبہ یا منصب کے ہر ایک مدارج پر بدلتا رہتا ہے۔ اور تھوڑی ہی سی بات کے سبب بدل جاتا ہے۔ اگر اُس کے افسر کا بھی وہی نام ہو جو اُس کا ہوتا ہے تو وہ نام بدل دیا جاتا ہے۔ نکاح کے وقت پھر اس کا نیا نام رکھا جاتا ہے۔ اِس کا آخری اور مستقل نام وہ ہوتا ہے جو موت کے بعد اسکو ملتا ہے اور وہ اسکی قبر پر کندہ ہوتا ہے۔

ویلز میں ریوائیول۔ آجکل ویلز میں بڑی بھاری ریوائیول ہو رہی ہے۔ بڑے بڑے شہروں اور قصبوں میں دعا اور مناجات کے لئے مکانات رات دن وا رہتے ہیں۔ کانوں اور خمخانوں میں برابر عبادتیں ہوتی رہتی ہیں۔ اور اکثر تماشے اور ناچ رنگ وغیرہ بالکل بند ہیں اور فوجداری کے حاکم بالکل بیکار بیٹھے ہیں۔ مرد اور عورات جگہ بجگہ فراہم ہوتے ہیں۔ الغرض بڑی بھاری روحانی جوش اور ہل چل مچ رہی ہے۔ مسرز الگزنڈر اور ٹارے نے لورپول میں ریوائیول پیدا کی ہے اور جیپسی اسمتھ صاحب نے سٹفورڈشائر میں کام شروع کیا ہے۔ یہاں پر دس دن کے دعا و نماز کے بعد پندرہ سو آدمیوں نے تبدیلی حاصل کی۔ ویلز میں قریب پینتیس ہزار اشخاص مختلف کلیسیاؤں میں شریک ہوگئے ہیں۔ اِس کا ثبوت یہہ ہے کہ پولیس بالکل بیکار بیٹھی ہوئی ہے کیونکہ آگے کی نسبت ابتک جرائم بہت ہی کم اور فساد ہوئے شراب خوری بہت ہی کم ہو گئی ہے۔ بائبل کی فروختگی بعد بڑھ گئی ہے۔

یہہ گورنمنٹ برطانیہ کی خوش قسمتی ہے کہ اب گھر ہی میں ایسی تبدیلی پیدا ہونے لگی ہے اور یہہ تبدیلی ترقی بھی کر رہی ہے۔ خدا کا خوف اب اِس ملک میں زیادہ ہے۔ خوش قسمت ہے وہ قوم جو گرتی گرتی سنبھل جاوے جہاں اُسکی علمیت اور دانائی کی دھاک چہار دانگ عالم میں ہے وہاں اسکی برائیوں کی بھی کچھ کم شہرت نہ تھی مگر خدا کی رحمت ہے کہ برطانیہ عظمی اب گویا روحانی طور پر از سر نو پیدا ہونے لگا ہے۔ اور جہاں مشرق مغربی تہذیب اور علوم سے بہرہ ور ہو رہا ہے امید واثق ہے کہ اب اِس مغربی ریوائیول سے بھی نہایت متاثر ہوگا۔ کاشکہ خدا کی روح ہمارے دیس میں بھی پہنچے اور ہم سبھوں کو کیا عیسائی کیا ہندو کیا مسلمان سبکو از سر نو جگا دے اور ہماری روحوں کو حقیقی اور دائمی ریوائیول عطا فرماوے۔

روس نے ایک اور بیڑہ جہازان بنانے کی تجویز کی ہے۔ اسمیں ۱۶۰ ملین سکہ خرچ ہوگا۔ اسکا بہت تھوڑا حصہ روس میں تیار کیا جاویگا۔



مسیح کی فوقیت - مسیح کی فوقیت آج نہ صرف کہ کلیسیا ہی میں بلکہ کل عالم میں ایک مسلمہ امر ہے۔ اُس کے کلام اور کام سے ہر مذہب والے کم وبیش آج متاثر ہیں۔ اور اپنے کلام اور کام میں اُس کے نمونہ کے پیرو اور اُسکی تعلیم پر کاربند ہوں۔ بادشاہ سے لیکر غریب تک اور عالم سے لیکر جاہل تک کے دلمیں اُس کے کلام کا سکہ بیٹھا ہوا ہے۔ ہر ایک دہریہ ناسٹک اور سائنس دان اُسکی تعلیم اور نمونہ کی سادگی اور کمالیت اور فوقیت کا مقر ہے۔

اس پر طرہ یہہ ہے کہ خداوند کی زمینی زندگی جس میں اُس نے اپنے کلام اور کام اور نمونہ سے لوگوں کو تعلیم دی صرف تین برس کے عرصہ کی تھی۔ اور ان سالوں کی کل کارروائی کی تاریخ بھی نہایت ہی مختصر ہے۔ اس کے کل سرمن اور مکالمہ اگر یکجا فراہم کئے جاویں تو ایک تیزخوان شخص شاید نصف دن سے بھی کم وقت میں اُنکو پڑھ سکتا ہے۔ وہ ایسی سادہ ہیں کہ موٹی سی عقل والا بھی اُنکو عمدہ طرح سمجھ سکتا ہے۔ مگر ساتھ ہی اُس کے ایسے متعلق اور دقیق مسایل اور فوق العقل حقایق سے پر ہیں کہ افلاطون زمان کی بھی عقل حیران ہے سینکڑوں اور ہزاروں اُن سے ٹھوکر کھا کر اس پتھر پر گرے اور چکنا چور ہو گئے اور لاکھوں اور کروڑوں نے اپنے ایمان کے گھر کی بنیاد اس پتھر پر ڈالی اور ہر قسم کے شیطانی طوفان اور غضب الٰہی کی دھار کی باڑ سے محفوظ اور مامون ہو گئے۔ اسکی کل زمینی تاریخ کا یہہ حال ہے کہ چند ورقوں کی کتاب ہے مگر جلدوں کی جلدیں اُسکی تائید اور تردید میں اور تردید کی تردید میں دو ہزار برس سے مختلف قوم اور مذہب اور ملک کے لوگوں کی طرف سے لکھی اور شایع کی گئیں اور ابتک یہی حال ہو رہا ہے ایک بڑھئی کے گھر میں مفلسانہ حالت میں پیدا ہونے والے نے تمام دنیا کو ہلا دیا بادشاہوں کو اور شہنشاہوں کو سرنگون کیا۔ اس ایمان نے دنیا کو وہ دن دکھائے جو سابق میں کبھی دیکھنے نصیب نہوئے تھے۔ اس کے مومنین نے معرکہ ہائے علوم وفنون میں وہ وہ کارہائے نمایاں دکھلائے کہ دانگ عالم میں حیرت اور تعجب اور مرحبا کا نعرہ بلند ہو رہا ہے

مگر یہہ طاقت اور قدرت کہاں سے اُس کو ملی؟ اُس نے تو کسی مدرسہ یا مکتب میں یا کالج یا ربیوں کے دار العلوم میں تعلیم نہیں پائی تھی۔ اُس نے افلاطون اور ارسطاطالیس کی فلسفانہ کتب کا مطالعہ نہیں کیا تھا۔ وہ شاعران مشاہیر کا مطالعہ کنندہ نہیں تھا۔ مگر پھر بھی وہ فقیہوں کی طرح نہیں بلکہ اختیار والوں کی طرح تعلیم دیتا تھا۔ ابھی وہ بارہ ہی برس کا تھا کہ بڑے بڑے یہودی علما اور بزرگ اُسکی تقریر اور سوال وجواب کو سنکر دنگ تھے۔ اور جب اُس نے اپنا مشن شروع کیا تو بڑے بڑے نکتہ رسوں اور باریک بینوں سے اُسکی مٹ بھیڑ ہوئی۔ بڑے بڑے پیچیدہ سوالات کی بوچھاڑ اُس پر ہوئی۔ مگر کیا تھا؟ اُس نے انکا ایسی قدرت اور قوت سے مقابلہ کیا کہ پھر کسی کا حوصلہ نہ پڑا کہ اس سے کچھ سوال کرے اُس نے مورخوں اور شاعروں اور فلاسفروں سے کبھی اقتباس نہ کیا۔ اُس نے انبیا سلف سے کبھی ایسے طور پر اقتباس نہیں کیا گویا کہ اُس کے علم کے وہ ماخذات تھے بلکہ ایسے طور پر اُنکو استعمال کیا گویا کہ وہ انکا شارح اور استاد تھا حتی کہ موسیٰ جسنے کوہ سینا پر خدا کے ساتھ منہ بمنہ باتیں کیں اس کے گھر میں خادم کے طور پر رہا مگر وہ بیٹے کی مانند تھا۔ اُس کا علم ذاتی تھا فرشتے اسپر وحی نہ لاتے تھے بلکہ نفس سے اُسپر کوئی بات نہ کھلتی تھی۔ اور نہ ہی انکشاف یا تشریح کے ذریعے اُسکو اُس کا علم حاصل تھا۔ وہ خود فرماتا ہے جو ہم جانتے ہیں کہتے ہیں اور جسے ہم نے دیکھا ہے اُسکی گواہی دیتے ہیں۔ اُس کا علم لدنی تھا جو اُسکو اشیا کے سبب اول اور علم کل کے اصلی منبع سے متعلق اور متحد کرتا ہے وہ اپنی تقریر میں نہایت ہی اعلیٰ درجہ اور فضیلت کا شخص تھا اس کا وہ اختیار جس سے کہ وہ کلام کرتا تھا ذاتی یقین کے ساتھ تھا۔ اُس نے اپنی بات بولنے سے کبھی پس وپیش نہ کیا۔ وہ حقایق کو ظاہر کرنے سے کبھی بھی ہچکچاتا نہ تھا۔ اسکی تعلیم میں قیاسات اور گمان نہ تھے۔ اُسکی تقریریں تصدیقات تھیں اور ایسے ذہن سے نکلی تھیں جہاں تاریکی کا شایبہ بھی نہ تھا۔ اس کے اس اختیار کے ساتھ حق موجود تھا۔ اس کے مقولے اصول مستعار نہ تھے۔ دنیا میں ایسی بہت سی اشیا ہیں جنکی برخلاف ہم کچھ بھی استدلال نہیں کر سکتے۔ پہاڑوں کا تحمل۔ سمندروں کی عظمت۔ سوسن کی خوبصورتی۔ روٹی اور پانی کی ضرورت اور قدر جو ہماری بھوک پیاس کو رفع کرتی اور جسم کو طاقت اور روح کو فرحت دیتی ہیں۔ یہہ سب ایسی چیزیں ہیں جن کے خواص اور حسن اور ضرورت حقایق فی الحقیقہ ہیں اور کسی طرح اُن کے برخلاف کوئی دلیل پیش نہیں کیجا سکتی۔ یہہ سب ایسے قوانین کے ماتحت ہیں کہ ہم اُن سے سرو گردانی ہرگز نہیں کر سکتے ماسوائے اس کے کہ ہم اپنی ہی سرشت یا ذات سے بغاوت کریں۔ اور ایسا ہی مسیح کی تعلیم ہے۔ اس کا تحمل اور عظمت اور خوبصورتی اور فرحت ہماری تمام نکتہ چینی کو دور کر دیتی ہیں اور ہمکو حیرت اور تعجب میں ڈال دیتے اور ہمکو اپنی محبت کا گرویدہ بنا لیتی ہیں۔ یہہ ہماری حد درجہ کی بھوک اور پیاس کا تدارک اور علاج کر دیتی ہیں یسوع مسیح زندگی کی روٹی اور زندگی کا پانی ہے۔

دیگر ادیان کی تعلیم دنیاوی برتاؤ اور تعلقات سے زیادہ تعلق تھی۔ مگر مسیح کی تعلیم روحانی اور آسمانی باتوں کی بابت ہے۔ دنیا کی بادشاہت کھانا پینا ہے مگر مسیح کی بادشاہت راستبازی اور سلامتی اور روح القدس سے خوشوقتی ہے۔ جسمانی اور ظاہری طہارت اور رسمیات دنیاوی ادیان کی تعلیم ہے مگر مسیح کی تعلیم دل سے تعلق رکھتی ہے۔ نیا جنم۔ نئی طبیعت اسکی تعلیم کی اصلیت اور کمالیت کا اظہار ہیں۔ راستبازی اور پاکیزگی اور حقیقی معرفت بھی تعلیم اور مذہب کے اصل الاصول ہیں۔ ہمیشہ کی زندگی دینا مسیح کے تمام کام اور کلام کا مقصد اور منشا ہے۔ انسان کی خلاصیت دائمی اُس کا شیوہ ہے۔ خدا سے ملاپ اور ابدی خوشوقتی اُس کے مذہب کے ثمرات اور نتایج ہیں۔

ہندوستان میں ریل کے تیسرے درجہ کے مسافروں کی آسایش کے لئے یہہ انتظام ہو رہا ہے کہ گاڑیوں میں برآمدے بنائے جاوینگے اور اُن برآمدوں میں دوکاندار لوگ کھانے پینے کی چیزیں فروخت کرتے رہینگے۔

مسیح اور ابگرس

مسیح اور ابگرس - (یہہ بیان اڈیسہ کے شہزادے ابگرس اور مسیح کی خط و کتابت کا ہے جسکو یوسیبی اُس کی تاریخ کلیسا میں سے اصل یونانی زبان سے ترجمہ کرکے ہدیہ ناظرین کرتے ہیں - جو اِس مترجم کی دانست میں فایدے سے خالی نہوگا سب (ایڈیٹر) ؛

چونکہ ہمارے خداوند اور نجات دہندے یسوع مسیح کی الوہیت کی دھاک اسکی قدرت کے فوق العادت کاموں کے سبب سے کل لوگوں میں پڑگئی تھی اِس لئے ہزاروں مریض اور مختلف قسموں کے مصایب میں گرفتار لوگ شفایابی کی امید سے یہودیہ کے دور دراز حصوں اور دیگر ممالک سے اُس کے پاس آیا کرتے تھے - چنانچہ جب شاہ ابگرس جو دریائے فرات کے پار کی قوم پر بڑے جاہ و جلال سے حکمران تھا اور جسکو ایسا ہولناک اور لاعلاج مرض لاحق تھا اور جو کسی انسانی معالجہ کی طاقت سے رفع نہوتا تھا بلکہ اور زیادہ حالت بگڑتی جاتی تھی یسوع کے نام اور عجایب کاموں کا حال بہت سی پختہ شہادتوں کے ذریعہ سے دریافت کرچکا تھا تو اُس نے ایک نامہ بری کی معرفت اُسکو ایک التجائی پیغام بھیجا اور مرض سے صحت یابی کے لئے اِس سے درخواست کی - لیکن اگرچہ وہ اسوقت تو اُسکی بلاہٹ کا شنوا نہو تو بھی اُسکو ایک خط لکھا اور اُسکو اُسکی مرض سے چنگا کرنے کے لئے اپنے شاگردوں میں سے ایک کو بھیجنے اور ساتھ ہی اُسکی اور اُس کے تمام لواحقین کی نجات کا وعدہ کیا اور تھوڑی ہی مدت بعد اُس نے اپنے اِس وعدے کو پورا بھی کردیا کیونکہ اُس کے جی اُٹھنے اور آسمان پر صعود کرنیکے بعد تھوما نے جو بارہ رسولوں میں سے ایک تھا الہٰی تحریک سے تھدی کو جو مسیح کے ستر شاگردوں میں سے ایک تھا مسیح کی تعلیمات کی منادی کے لئے بطور مبشر اڈیسہ کو بھیجا - اور اُس کے ذریعہ ہمارے نجات دہندہ کے تمام وعدے پورے ہوگئے - اِن باتوں کی لکھی ہوئی شہادت بھی موجود ہے اور وہ شہر اڈیسہ کے عام رجسٹروں میں سے لیگئی ہے جو اسوقت کے بادشاہ کے ماتحت تھے - کیونکہ اُن ایام کے عام روزنامچوں میں جنمیں قدیم احوال اور ابگرس کے کاموں کا تذکرہ ہے وہ اتبتک محفوظ ہیں اور یہہ شہادت اُنہیں میں پائی جاتی ہے - اور اُن خطوط کے سننے سے بڑھکر کوئی بھی امر مسرت بخش نہیں ہے اور وہ خط ہمکو قدیم اشیا کے درمیان سے ملے ہیں جن کا ترجمہ ہمنے سریانی زبان سے ذیل میں کردیا ہے ؛

اُس خط کی نقل جو حاکم ابگرس نے بدست تینز یاخنیا ویرسلم میں یسوع کے پاس بھیجا ؛

اڈیسہ کے حاکم ابگرس کیطرف سے نیک منجی یسوع کو جو یروشلم میں ظاہر ہوا ہے سلام - میں نے تیری اور تیرے معالجوں کی بابت سنا ہے جو تونے بلاکسی دوا اور بوٹی کے کئے ہیں کیونکہ شہرت ہے کہ تو اندھوں کو دیکھنے کی اور لنگڑوں کو چلنے کی طاقت دیتا ہے اور کوڑھیوں کو پاک صاف کرتا ہے اور بدروحوں اور شیاطین کو نکالتا ہے اور انکو جو طول طویل امراض میں مبتلا ہیں شفا بخشتا ہے اور مردوں کو زندہ کرتا ہے - اور میں نے تیری بابت اِن باتوں کو سنکر اپنے دلمیں اِن دو باتوں میں سے ایک کے ہونیکا فیصلہ کرلیا ہے کہ یا تو تو خدا ہے اور آسمان سے اُترکر یہہ کام کرتا ہے یا تو اِن کاموں کو کرنے کے سبب سے خدا کا بیٹا ہے - اِن باتوں کے سبب سے میں نے لکھکر تجھ سے عرض کی کہ مجھ تک آنیکی تکلیف اُٹھا اور میری بیماری کا علاج کر کیونکہ میں نے یہہ بھی سنا ہے کہ یہودی تیرے برخلاف غوغا مچا رہے ہیں اور تجھ سے بدسلوکی کیا چاہتے ہیں - میرے پاس اگرچہ بہت چھوٹی سی ریاست ہے تو بھی با امن ہے اور ہم دونوں کے لئے کافی ہے ؛

حاکم ابگرس کو یسوع کا جواب بدست تینز یاخنیاہ

تو مبارک ہے کہ بغیر دیکھے تو مجھ پر ایمان لایا - کیونکہ میری بابت مسطور ہے کہ جنہوں نے مجھے دیکھا وہ مجھ پر ایمان نہ لائینگے اور جنہوں نے مجھے نہیں دیکھا وہ مجھ پر ایمان لائینگے اور زندہ رہینگے اور اُس بات کی بابت جو تو نے مجھے لکھی سو لازم ہے کہ میں اُن تمام باتوں کو جنکے لئے میں بھیجا گیا ہوں اسی جگہ پوری کروں اور انکو پورا کرنے کے بعد اپنے بھیجنے والے کے پاس اسی طرح اٹھایا جاؤں - اور جب میں اٹھایا جاچکوں گا تو اپنے شاگردوں میں سے ایک کو تیرے پاس بھیجونگا تاکہ وہ تجھے تیری مرض سے شفا دے اور تجھکو اور اُن سب کو جو تیرے ساتھ ہیں زندگی عطا فرمادے ؛ (رباتی آیندہ)

مضامین

فلستیہ - پرانے عہدنامہ میں ہم بار بار فلستیوں کا بیان پڑھتے ہیں - ملک کنعان کے نقشہ میں جنوب کیطرف بحر روم کے کنارے فلستیہ کی سرزمین نظر آتی ہے جس کا رقبہ یشوع کے زمانے میں قریب ۲۰۰۰ مربع میل تھا - فلستیہ کے علاقہ میں اور بھی کئی قومیں اُن کے ساتھ ملی جلی رہتی تھیں - جیسے عناقی عوی کنعانی جسوری وغیرہ دیکھو یشوع $\frac{13}{2,3}$ آیات ؛

علما اِس امر میں متفق الرائے ہیں کہ فلستی لوگ ملک پلستائن میں نوآباد تھے - پر کہاں سے یہہ لوگ آئے اِسپر بحث ہے عموس $\frac{9}{7}$ آیت سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ فلستی لوگ کفتور سے آئے اِس امر میں اور دیکھو استثنا $\frac{2}{23}$ آیت یرمیاہ $\frac{47}{4}$ آیت اب کفتور کہاں واقع تھا اِس کا فیصلہ کرنا بہت دشوار ہے جہاں تک تحقیقات کی گئی اُس سے معلوم ہوتا ہے کہ کفتور جزیرہ کریٹ تھا اور فلستی لوگ بعض عالموں کے خیال میں قدیم کریٹا قوم کی ایک شاخ تھی جو اُس بحر میں لوٹ مار کرکے گذارہ کرتی تھی اور آخرکار بحر روم کے کنارے پر آرکمی اور فلیبی قوموں کے درمیان آباد ہوئی انکی زبان اختیار کی اور کسیقدر اُس کے مذہب و تہذیب کو بھی قبول کیا ؛

فلستی لوگ اُس زمانے میں شائستہ اور مالدار اور شہزور قوم تھے وہ فذات معماری اور سنگ تراشی اور طرح طرح کے ہاتھوں کے کام و حرفت میں بہت ہوشیار تھے اور سکے کا استعمال جانتے تھے ؛

فلستی لوگ ناختون ہوتے تھے وہ اپنے کاہنوں اور نجومیوں کو بہت مانتے تھے ۱ سموایل $\frac{6}{2}$ اِن کے سب سے بڑے دیوتا دجون اور بعل زبوب تھے - بعل زبوب کی بابت بہت بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے - عموماً بعل دیوتا سے سورج



دیوتا سمجھا جاتا ہے۔ ذبوب لفظ کے معنے مکھی ہیں۔ بعض عالم گمان کرتے ہیں کہ گرمی کے موسم میں بہت مکھیاں برپا ہوتی ہیں اِس لئے سورج دیوتا کے ساتھ مکھیاں جوڑی گئیں۔ یہہ خیال کہاں تک سچ ہے۔ ٹھیک معلوم نہیں۔ عقرون میں بعل ذبوب کا ایک مشہور مندر تھا اسرائیل کے بادشاہ اخزیاہ نے اپنی بیماری سے چنگا ہونیکی بابت دریافت کرنے کے لئے اُس دیوتا کے پاس اپنے قاصدوں کو بھیج دیا تھا ۲ سلاطین ۱/۲ آیت نئے عہدنامہ میں بعل ذبوب کو بعل ذبول کہا اور اُسے بدروحوں کا سردار قرار دیا ۔

دجون (یا عبرانی میں داگون) فلستیوں کا سب سے مشہور دیوتا تھا لفظ داگ کے معنے مچھلی ہیں زیادہ تر علما اسکو مچھلی دیوتا قرار دیتے ہیں۔ اِس دیوتا کا سر اور ہاتھ وہاں انسان کیصورت کے ہوتے تھے دھڑ کی صورت مچھلی کی ہوتی تھی۔ اِسی لئے ۱ سموئیل ۵/۴ آیت کے مطابق جب دجون گر پڑا اور اُس کا سر اور ہاتھ کے پنجے کٹ گئے تو فقط مچھلی کی صورت اُسے سلامت رہی۔ بابل میں بھی ایک مچھلی دیوتا تھا دیکھو اِس کا بیان وشنو کے دس اوتار میں متسیہ اوتار کے بیان میں جو کہ مصنف کی کتاب ہے) سو بعض علما گمان کرتے ہیں کہ یہہ دیوتا بابل سے پلسٹائن میں لایا گیا۔ بعض فنیکی حروف کے کتبوں میں دجون کو بعل دیوتا کی ایک دوسری صورت قرار دی گئی۔ سو بعض علماء دجون سے مچھلی دیوتا تصور نہیں کرتے ہیں۔ اُن کے خیال میں اِس دیوتا کا نام لفظ داگن سے نکلا داگن کے معنے اناج ہے۔ سو اُن کے خیال کے مطابق دجون اناج کا دیوتا تھا یعنے اناج بخشنے والا سورج دیوتا۔ فنیکی لوگ بھی اسکی پرستش کرتے تھے اور انکی فنیکی صورت سے وہ اناج دیوتا معلوم ہوتا ہے۔ سو یورپین علما دجون کی بابت دو مختلف رائیں رکھتے ہیں۔ ہم اگرچہ عالم نہیں ہیں تو بھی اِس امر میں تھوڑی سی روشنی ڈال سکتے ہیں۔ جس سے عالموں کا اختلاف کسیقدر حل ہو سکتا ہے اہل ہنود وشنو کے دس اوتار مانتے ہیں جنمیں پہلا اوتار مچھلی کا ہے ویدک خیال کے مطابق وشنو حقیقتاً سورج دیوتا ہے۔ پرانک خیال اور ویدک خیال کو ملاؤ تو دیکھو گے کہ سورج دیوتا وشنو مچھلی کی شکل میں اوتار لیتا ہے۔ سو فنیکی حروف میں اگر دجون کو بعل یعنے سورج قرار دیا تو کچھ تعجب کی بات نہیں ہے پس دجون کو مچھلی کا دیوتا قرار دینا ہی بہتر ہے اور یہہ خیال بائبل کے بھی بیان کے مطابق ہے۔ خیر فلستی لوگ بڑی دھوم دھام سے دجون کی پرستش کرتے تھے غزہ اور اشدود میں اُس کے بڑے مندر تھے (قاضی ۱۶/۲۳۔ ۱ سموئیل ۵/۲) اور شاید اور شہروں میں بھی اُس کے مندر ہونگے مکابیوں کے زمانہ تک غزہ میں دجون کا مندر قائم تھا۔ جسے یوناتن نام مکابی بادشاہ نے برباد کیا ۔

ملکی انتظام میں فلستیوں کے خاص پانچ مرکز تھے یعنے اشدود۔ غزہ۔ اسقلون۔ جات اور عقرون علاوہ اور شہر انہیں پانچ شہروں کے کسی نہ کسی کے ماتحت ہوتے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ اُن پانچ شہروں کا انتظام علیحدہ علیحدہ تھا پر جنگ کے وقت اپنے دشمنوں کے مقابلہ میں یہہ آپس میں مل جاتے تھے۔ بعض وقت انہیں سے ایک شہر اور شہروں سے حکومت میں بڑھ جاتا تھا اور اپنے کو اول سمجھتا تھا پر معلوم نہیں کہ کبھی یہہ کل شہر ایک ہی بادشاہ یا شہنشاہ کے زیر حکومت رہے۔ اِن پانچ شہروں کے سرِحکومت کو سرانیم کہتے تھے جس کا ترجمہ ہماری بائبل میں قطب کیا گیا (دیکھو یشوع ۱۳/۳ وقاضی ۱۶/۵ آیت وغیرہ) یہہ لفظ بصیغہ جمع مستعمل ہوا اور کہیں بھی واحد میں نظر نہیں آتا۔ سو لفظ سرانیم سے مراد سردار ہوگا یعنے یہہ پانچ شہر باقی شہروں کے سردار تھے اور ان کے زیر حکومت اپنے اپنے شہر کے سردار تھے یہی لوگ یہی سردار لوگ جنگ کے وقت سپہ سالار ہوتے تھے۔ بائبل میں کہیں کہیں فلستیوں کے بادشاہ کا ذکر ہے مثلاً اکیس جس کے ہاں داؤد پناہ گیر تھا۔ پر اکیس شاید خود جات کا سیرن تھا اور اِسی لئے داؤد کے حق میں اُسکو دیگر سرانیم کی رائے پر مجبوراً چلنا پڑا (دیکھو ۱ سموئیل ۲۹ باب)۔

باقی آئندہ

پادری بی بی لے

محبوب خدا - ہر مہینا دکھلانے کے باز نہیں رکھینگے اور وہ انسان جو حقیقت میں اپنے محب سے برگشتہ ہو کر بیوفا ہوئے ہیں وہ اپنی صورت و شکل اِس آئینہ میں دیکھیں اور شرمندہ ہوں اور دیکھیں کہ یہہ بیان کہاں تک اُن کے اخلاق اور چلن اور روحانیت سے نسبت رکھتا ہے۔ اور چلن کہ اُنکی بیوفا زندگی کیسی مکروہات کا زیور پہن رہی ہے۔ دیکھو حزقیل ۱۶ اور ۲۳ ویں بابوں کو۔ اِن بابوں میں اِس گروہ انسانی کے اخلاق اور چلن کا بیان ہے جس نے اپنے محب کو بالکل فراموش کیا ہے اور آج کے دن اِس گروہ کے ہر ایک بشر کی انسانیت اِسی مکروہات سے سیاہ ہو رہی ہے جس کا ذکر نبی کرتا ہے ۔

وفادار محبوب خدا - اِس انسانیت سے مراد اول صرف مسیح کی انسانیت ہے جو خدا کی صورت ہے دوم وہ انسانیت مراد ہے جو مسیح کی صورت پر بنی ہے یہہ انسانیت سچے مذہب کا موضوع ہے جس کا حاصل کرنا ہر ایک سچائی کے طالب پر فرضِ لازم ہے اور یہہ انسانیت ایماندار کی زندگی کا مدعا ہے اِس کا ذکر امثال ۳۱ باب۔ زبور ۴۵ : ۱۰-۱۵ اور غزل الغزلات کی تمام کتاب میں پایا جاتا ہے ۔

بذاتِ خود محبت - اب تک ہمنے صرف یہہ بتلایا ہے کہ لفظ محبت کس بات کا نام رکھا جا سکتا ہے اور ابھی جن جذبات قلبی اور نیک مرضی کے تقاضوں میں جن کا نام محبت رکھا جاتا ہے کیا کیا شامل ہے بتلانا باقی ہے۔ تب ہم جانینگے کہ محبت بذاتِ خود کیا حقیقت ہے ۔

ہم پھر یاد دلاتے ہیں کہ انسانی محبت کے اجزا خواہ کچھ ہی ہوں ہم نہ تو اِسوقت اِس کا ذکر کرتے اور نہ اُن اجزا کا۔ لیکن ہماری نگاہ میں ایک باشعور اور کامل ہستی کی محبت ہے جس کا ہم بیان کرنا چاہتے اور جسکی کامل محبت کا عرفان ہمکو اسی محبِ حقیقی کے بتلانے سے ہوا جو اپنی محبت کا طول و عرض و اونچان اور گہراؤ جانتا اور جو اپنی محبت کے اجزا سے خوب آگاہ اور واقف ہے ۔

یہی وجہ ہے کہ اب ہم اپنی سوچ و فکر کو بالائے طاق رکھکر

محب حقیقی اور تحقیقی کی زبانی اُسکی محبت کی وسعت کو ہدیہ ناظرین کرنا کافی جانتے ہیں اُس معبود حقیقی کا بیان یہہ ہے:

۱- صورت موجبہ - ۱ محبت صابر ہے، اور ۲- ملائم ہے۔ اقرنت ۱۳: ۴ و ۶ ۳ راستی سے خوش ہے،
۴ سب باتوں کو پی جاتی ہے ۵ سب کچھ باور کرتی ہے،
۶ سب چیز کی امید رکھتی ہے ۷ سب کی برداشت کرتی ہے،

۲- صورت سالبہ - ۱ محبت ڈاہ نہیں کرتی
۲ محبت شیخی نہیں کرتی ۳ اور پھولتی نہیں
۴ بیموقع کام نہیں کرتی ۵ خودغرض نہیں
۶ غصہ ور نہیں ۷ بدگمان نہیں
۸ ناراستی سے خوش نہیں ۹ محبت کبھی جاتی نہیں رہتی۔ اقرنت ۱۳: ۴-۸ تک

جس دلکے اور نیک مرضی کے یہہ ۱۶ جذبات اور تقاضے ہیں ہم اُس دل کی عظمت اور بزرگی کا کچھ اندازہ نہیں کرسکتے ہیں صرف یہہ کہ یہہ دل اور مرضی بالکلیہ محض بشری دل اور مرضی سے نہایت ہی اعلیٰ اور بلند ہے۔ جس کے دلسے یہہ جذبات ازل سے ابد تک زندہ پانیوں کی دھاروں کی شکل ہمیشہ بہتے اور پیدا ہوتے رہتے ہیں جس سے انسانی اور حیوانی زندگی کے خشک اور ریتلے اور خاردار میدان ہمیشہ سرسبز اور شاداب رکھے جاتے ہیں۔ یہہ وہ ہیرے ہیں جنسے محبت کا تاج مرصع کہا گیا ہے۔ یہہ وہ اجزا ہیں جنکے مجموعے کو نام محبت دیا گیا ہے یہہ وہ سولہ جواہر ہیں جو ذات باری کی محبت کے تاج میں کوہ نور سے کہیں زیادہ درخشاں اور تاباں ہیں۔ اور صرف یہی سولہ زیور ہیں جنکو بچی اور الٰہی محبت پہنے ہوئے ہے۔ آہ یہہ اُس محب حقیقی کی محبت ہے جس سے بشر گریزاں ہے اور یہہ وہ بچی محبت ہے جس کا اقبال نہیں کیا جاتا اور جسکی محبوب کو مطلق خبر نہیں۔

محبت کی قدرت - خدا کا کلام اِس مضمون پر ایسی کامل روشنی ڈالتا ہے کہ انسان اُسپر ایک نقطہ بڑھا نہیں سکتا ہے۔ گویا کلام کا بیان اسپر یہی منتہی روشنی ہے۔

لکھا ہے کیونکہ عشق موت کی مانند زبردست ہے اور غیرت گور سے بیمروت ہے۔ اُس کی لوئیں آگ کی لوئیں ہیں اور یہوواہ کے شعلے کی مانند بڑا پانی عشق کو بجھا نہیں سکتا اور نہ باڑہیں اسے ڈبا سکتی ہیں اگر کوئی آدمی اپنے گھر کا سارا مال عشق کے لئے دیتا تو وہ سراسر لائق حقارت ٹھہرتا۔ غزل الغزلات ۸: ۶-۷ تک راقم پادری غلام مسیح نباوی

جناب ایڈیٹر صاحب - اخبار نور افشان

دام اقبالہ - آداب نیاز - التماس ہے کہ براہ کرم مندرجہ ذیل الفاظ کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دے کر ممنون فرماویں

میرے عزیز ہموطن عیسائی برادرو

میں آپ سے ایک آیت کا مطلب دریافت کرنے کا بڑی خواہشمند ہوں۔ اِس واسطے امید ہے کہ ضرور کوئی مہربان بھائی آیت مندرجہ ذیل کی تشریح سے بذریعہ اخبار نور افشان مطلع فرما کر مشکور فرماوینگے

آیت یہہ ہے

۱- قرنتیوں باب ۱۲- آیت ۲۶-

اگر ایک عضو دکھ پاتا ہے۔ تو سارے عضو دکھ پاتے ہیں۔ اگر ایک عضو عزت پاتا ہے۔ تو سارے عضو خوش ہوتے ہیں راقم ولسن از پٹھان کوٹ

اسٹریلیا کے اندرونی حصہ میں حرارت اسقدر غیرمعمولی طور پر بڑھ گئی ہے کہ وہاں کی جھاڑیوں اور اناج کے کھیتوں اور جھونپڑیوں میں خودبخود آگ لگ گئی۔ کئی جانیں بھی تباہ ہوگئیں اور بہت سے لوگ بے خانمان ہوگئے ہیں۔ مگر یہاں پنجاب میں اِس قدر سردی ہے کہ جاڑے کے مارے کئی آدمی بعض مقامات میں اکڑ گئے

ٹرکی جید اکے بعد جرمنی اور آسٹریا کے درمیان تجارتی عہدنامہ پر دستخط ہوگئی ہے

بسم اللہ فی التثلیث انسان کی بیگناہی - جب خالق نے ہمارے اول والدین یعنے آدم اور حوا کو پیدا کیا تو انکو ایسی بزرگی اور جلالی بخشا کہ وہ اشرف المخلوقات اور ساری زمین کا سردار مقرر ہوا کیونکہ خالق نے انسان کو تین خاص جوہروں سے مرتب کر کے پیدا کیا جس کے باعث وہ ایسے رتبہ اور سرداری کے لائق ٹھہرا۔ انمیں اول اور عمدہ جوہر انسانی روح ہے۔ دوم نفس کہ انسان کی جان ہے۔ اور سیوم اسی سے کمتر اُس کا جسم ہے۔ اِس کے انسان اپنی انسانی روح سے خدا سے علاقہ رکھتا ہے۔ اور اپنی جان اور جسم سے زمین اور اُس کی چیزوں سے علاقہ رکھتا ہے۔ اور زمین کی کل موجودات تین قسم پر منقسم ہیں جنکو موجودات ثلاثہ کہتے ہیں یعنے حیوانات - نباتات جمادات اور انسان میں بھی یہہ تینوں ہیں۔ پس انسان اپنی جان سے حیوانات اور نباتات سے متعلق ہے اور اپنے جسم سے جمادات سے۔ پس انسان ذی روح ہو کے دوسری کل دنیا کی مخلوقات سے بزرگ اور اعلیٰ ہے۔ اور انپر سرداری کرنے کے لائق ٹھہرایا گیا ہے۔ اُس کا جسم تو خاکی ہے۔ لیکن خدا نے اسکی نتھنوں میں اپنا دم پھونکا اس سے انسان ابد تک زندہ رہنے کے لائق ہوا لیکن اُس کے ابدی حیات کے وارث ہونیکی یہہ شرط ہے کہ انسان اپنے خالق اور معبود کی قربت اور رفاقت میں قائم رہے جو حی القیوم اور کل حیات کا بانی اور سرچشمہ ہے۔ انسان اپنی روح سے افضل اور معظم جوہر ہے اس کے باعث وہ اس بڑی عزت اور بلند رتبہ کے لائق ٹھہرا ہے کہ فرشتوں کا مصاحب ہوکے خدائے ذوالجلال کی قربت اور حضوری میں ہمکے اُس سے ملاقات کرے۔ بلکہ انسان کا رتبہ اس سے بھی زیادہ اور بلند تھا اور عجیب تھا کہ خدائے قادر کا عزیز اور مقبول فرزند ہو کے کل زمین پر خدا کا نایب مقرر ہوا تھا۔ اور اسی سبب خوبی اور نعمت اور حیات کے چشمہ کی قربت اور رفاقت میں قائم رہکر انسانی روح ہر دم تازہ اور بحال رہکر سعد اور قوت اور طاقت اور حکمت اور لیاقت اور ہر طرح کی خوبی اور نعمت اور نیکی میں ترقی کرتا رہا۔ چنانچہ انسان اُس بیگناہی کی حالت میں اچھے پھلوں سے لذت اُٹھاتا رہا تی آدم



مژدۂ سلامت

شریعت کے پورا کرنے میں انسان کی کمزوری

اور خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کی ضرورت۔ آدمی ہرچند اُس پاکی اور اُس عالی مرتبہ کو حاصل کرنیکی کوشش کرے جو خدا کی طرف سے اُس کے لئے مقرر ہوئی ہے مگر کامیاب نہیں ہے کیونکہ کسی نہ کسی حکم میں قصور کر بیٹھتا ہے جیسا کہ یرمیاہ نبی کی کتاب ۱۷ باب ۹ آیت میں یوں لکھا ہے کہ "دل سب چیزوں سے فریبی ہے اور وہ فاسد ہے۔ اُسے کون جان سکتا ہے۔" پھر انسان کے برگشتہ اور گمراہ ہونے کے بارے میں یشعیاہ نبی کے ۱ باب ۲ و ۳ آیت میں یوں اظہار ہوا ہے۔ "سنو اے آسمانو اور کان لگاؤ اے زمین کہ خداوند یوں فرماتا ہے لڑکوں کو میں نے پالا اور پوسا پر وہ مجھ سے پھر گئے لیکن بیل جانتا ہے اپنے مالک کو اور گدھا اپنے صاحب کے اصطبل کو پر اسرائیل نہیں جانتی میرے لوگ نہیں بوجھتے۔" پھر یعقوب کے خط کے ۲ باب ۱۰ آیت میں لکھا ہے کہ "جو ساری شریعت کو مانتا اور ایک بات کو ٹالتا ہے وہ ساری باتوں کا گنہگار ہوا۔" پھر گلیتوں کی ۳ باب ۱۰ آیت میں مذکور ہے جو کوئی ان سب باتوں کے کرنے پر کہ شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں قائم نہیں رہتا لعنتی ہے۔" پس خداوند مقدس کے حضور یہہ مقبول نہ ہوگا کہ آدمی صرف اُس کے بعضے حکموں کو مانے بلکہ ضرور ہے جو شخص خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کی فکر میں ہے اُس کے احکام کو ایسا پورا کرے کہ اُس میں سے کسی بات میں کچھ قصور نہ ہو ورنہ جو شخص قصور کرتا ہے اگرچہ انہیں سے صرف ایک ہی بات میں قصور کیا ہو تو بھی ملعون ہے یعنے خدا کے غضب میں گرفتار ہوگا۔ خدا کے کلام کے موافق سب آدمی گنہگار ہیں پس ایسا شخص کس جگہ مل سکتا ہے جس نے خداوند کے حکموں کو ایسا پورا کیا ہو کہ کبھی انمیں ایک بات کی بھی کوتاہی نہ ہوئی ہو اور ایسا شخص کہاں ہے جو ہمیشہ اپنے سارے دل اور اپنی ساری قدرت اور اپنے سارے خیال سے خدا کو اور اپنے پڑوسی کو اپنی مانند پیار کرتا ہو اور ایسا شخص کہاں ہے جس کے دل میں کبھی کوئی بری اور ناپاک خواہش اور بیجا حرکت نہ سمائی ہو پس اس حال میں کل آدم زاد گنہگار ٹھہرتے ہیں۔ یہہ نہیں ہو سکتا کہ خدائے عادل و صادق اپنے کلام کے برخلاف کرے اور اپنا وعدہ وعید پورا نکرے اور وہ سزا جس کا خدا نے گنہگاروں کے لئے وعدہ کیا ہے اُس کا اس طرح ہونا کہ جیسا کہ مسیح نے متی کے ۱۲ باب ۳۶ آیت میں لکھا ہے کہ "میں تم سے کہتا ہوں کہ لوگ ہر ایک بیہودہ بات جو کہتے ہیں عدالت کے دن اُس کا حساب دینگے۔" پھر قلسیوں کے ۳ باب ۲۵ آیت میں اسطرح لکھا ہے کہ "وہ جو برا کرتا ہے وہ اپنے کئے کے موافق برائی پائیگا اور طرفداری نہیں ہے۔" پھر رومیوں کے ۱ باب ۱۸ آیت میں لکھا ہے کہ "آدمی کے تمام بیدینی اور ناراستی پر خدا کا غضب آسمان سے ظاہر ہے۔" پھر اُسی کتاب کے ۲ باب ۸-۹ آیت میں یوں مرقوم ہے "اُن پر جو فسادی اور سچائی کے مخالف اور ناراستی کے تابع ہیں قہر و غضب ہوگا بلکہ ہر ایک آدمی کی جان جو برائی کرتا ہے مصیبت اور عذاب میں پڑیگی۔" اور پھر واعظ کے ۷ باب ۲۰ آیت میں یوں لکھا ہے کہ "کوئی انسان زمین پر ایسا صادق نہیں کہ نیکی کرے اور خطا نکرے۔" پھر ایسا ہی انسان کے سرشت میں گناہ ہونیکی نسبت زبور ۵۱ باب ۵ آیت "دیکھ میں نے برائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے مجھے پیٹ میں لیا۔" ایسا ہی یسعیاہ نبی کے ۶۴ باب ۶ آیت میں یوں لکھا ہے کہ "ہم تو سب کے سب نجس کی مانند ہیں اور ہماری ساری صداقت گندی دھجی کی سی ہے اور پتے کی طرح کملاتے ہیں اور ہماری بدکاریاں آندھی کے مانند ہمیں اُڑا لے گئیں۔" پس کل آدم زاد گنہگار ہیں کیونکہ گناہ آدم کے ذریعہ اس جہان میں آیا جیسا کہ رومیوں کے ۵ باب ۱۲ و ۱۸ و ۱۹ آیت میں لکھا ہے کہ "ایک شخص کے وسیلہ گناہ اور گناہ کے سبب موت دنیا میں آئی اسی طرح موت سب میں پھیلی اس لئے کہ سب نے گناہ کیا ایک کی خطا کے سبب سب آدمیوں پر سزا کا حکم ہوا ایک شخص کی نافرمانبرداری سے بہت لوگ گنہگار ٹھہرے۔" چونکہ ایک شخص کے وسیلہ کل آدم زاد گنہگار ہوئے اور گناہ بڑھتا گیا اس لئے اب نہایت ضروری و لابدی تھا کہ خدائے قدیم ہمارے درمیان ایک ایسا شخص بھیجے جس کے وسیلہ نجات اور ہمیشہ کی زندگی حاصل ہو جس کا اشارہ یسعیاہ نبی کی کتاب کے ۵۳ باب ۴ و ۵ آیت میں یوں کیا ہے۔ "لیکن اُس نے ہمارے آزار اٹھائے اور ہمارے غموں کا حامل ہوا اور ہمنے خیال کیا کہ وہ مارا خدا کا کوٹا اور دکھایا ہوا ہے پر وہ ہمارے گناہوں کے لئے گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے لئے کچلا گیا اور ہماری سلامتی کے لئے اُسپر سیاست ہوئی اور اُس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوئے ہم سب بھیڑوں کی مانند بھٹک گئے ہم میں سے ہر ایک اپنی اپنی راہ پر متوجہ ہوا اور خداوند نے ہم سبھوں کی بدکاری اُسپر لادی۔" پھر اُسی کتاب کے ۹ باب ۶ آیت میں اس طرح لکھا ہے کہ "ہمارے لئے ایک فرزند تولد ہوتا ہے اور ہمکو ایک بیٹا بخشا اور سلطنت اُس کے کاندھے پر ہے اور وہ اس نام سے کہلاتا ہے عجیب مصلح خدائے قادر ربّ ابدیت شاہ سلامت۔" پھر ایسا ہی اُسی کتاب کے ۷ باب ۱۴ آیت میں اُس کے مجسم ہونے کے لئے یوں لکھا گیا ہے۔ "دیکھو وہ کنواری پیٹ سے ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اُس کا نام عمانوئیل رکھے گی۔" (جس کے معنے خدا ہمارے ساتھ) پس اس رحمت کا جو خدا باپ نے ہم گنہگاروں کے لئے بخشی شکریہ کریں اور اُسے قبول کریں جسکی بابت انجیل یوحنا ۴ باب ۱۰ آیت میں یوں ظاہر ہوا ہے کہ "محبت اسمیں نہیں کہ ہم نے خدا سے محبت رکھی بلکہ اسمیں ہے کہ اُس نے ہم سے محبت رکھی اور اپنے بیٹے کو بھیجا کہ ہمارے گناہوں کا کفارہ ہووے۔" پھر قرنتیوں کے ۵ باب ۲۱ آیت میں لکھا ہے کہ "کیونکہ اُس نے اُسکو جو گناہ سے واقف نہ تھا ہمارے بدلے گناہ ٹھہرایا تاکہ ہم اُس کے سبب راستباز ٹھہریں۔" پھر گلتیوں کی ۳ باب ۱۳ آیت میں اس طرح لکھا ہے کہ "مسیح نے مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھوڑایا کہ وہ ہمارے بدلے میں ہوا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہے۔" پھر رومیوں کے ۵ باب ۷-۹ آیت میں یوں لکھا ہے کہ "کسی راستباز کے واسطے اپنی جان دینی مشکل ہے لیکن خدا نے اپنی محبت

ہم پر یوں ظاہر کی کہ جب ہم گناہ کرتے جاتے تھے مسیح ہمارے واسطے موا پس جب اُس کے لہو کے سبب راستباز ٹھہرے تو کتنا زیادہ اُس کے وسیلہ قہر سے بچ رہینگے کیونکہ جب خدا نے ہم سے جسوقت کہ ہم دشمن تھے اپنے بیٹے کی موت کے وسیلہ سے میل کیا پس اب ہم ملکر اُسکی زندگی کے سبب کتنا ہی زیادہ بچ جائینگے۔ اے میرے محمدی بھائیو دیکھو خداوند کا کلام کیسا تسلی و تشفی بخش ہے کہ آجتک کسی کتاب میں نہیں پایا گیا بلکہ اس سے زیادہ ثبوت مشاہدہ یحیٰی پیغمبر کا ہے جس کا ذکر یوحنا کی انجیل ا باب ۲۹ و ۳۰ آیت میں یوں ہوا ہے یحیٰی پیغمبر نے خداوند مسیح کو دیکھکر آواز بلند پکار کر کہا کہ یہہ وہی ہے جس کا میں ذکر کرتا تھا وہ جو میرے پیچھے آیا میرے سے اعلیٰ ہے کیونکہ وہ میرے سے پیشتر کا ہے" دوسرے دن یحیٰی پیغمبر نے مسیح کو جو اُسکی طرف آرہا تھا دیکھکر کہا کہ یہہ ہے خدا کا برا جو تمام جہان کا گناہ لیجا رہا ہے جس کا ذکر قرآن پارہ ۳ سورہ آل عمران میں اس طرح پر ہے کہ یحیٰی پیغمبر ایک کلمہ کی گواہی دیگا۔ پھر قرآن کے پارہ ۳ سورہ آل عمران کے پانچویں رکوع میں ہمارے خداوند یسوع مسیح کی الوہیت کے بارہ میں اسطرح لکھا ہے:۔ اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ الخ جب کہا فرشتوں نے اے مریم اللہ تجھکو بشارت دیتا ہے ایک اپنے کلمہ کی جس کا نام مسیح عیسیٰ مریم کا بیٹا مرتبے والا دنیا میں اور آخرت میں اور نزدیک والوں میں اور باتیں کریگا جب ماں کی گود میں ہوگا اور مٹی سے جانور بناکر اُڑا دیگا اور مردوں کو زندہ کریگا اور اندھوں کو بینائی بخشیگا وغیرہ وغیرہ:

پھر سورہ نسا آیت ۱۶۹ میں اس طرح ہے:۔ انما المسیح عیسیٰ بن مریم رسول اللّٰہ وکلمتہ القٰہا الیٰ مریم وروح منہ۔ ترجمہ تحقیق مسیح جو ہے مریم کا بیٹا رسول ہے اللہ کا اور اُس کا کلام جو ڈال دیا مریم کی طرف اور روح ہے اُسکی" جس کی مثل یوحنا کی انجیل ا باب ا آیت میں مذکور ہوئی ابتدا میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا کتب ہائے آسمانی اور انسانی سے بھی صاف ظاہر ہے کہ ہمارا خداوند یسوع مسیح کامل انسان اور کامل خدا تھا کیونکہ خداوند مسیح کا جو کام ہے وہ اختیار والوں کا سا تھا نہ کہ محکوموں کا سا۔ اور بحالت طفولیت و شیرخوارگی اُس نے ایسے ایسے کام کئے جو خدا باپ کے سوائے دنیا میں نہ کوئی کرسکا اور نہ کوئی کرسکیگا جس کا نمونہ آجتک دنیا میں نہ پیدا ہوا اور نہ پیدا ہوگا۔ سخت افسوس ہمارے محمدی بھائیوں پر ہے جنکا صفت ایمان عہد عتیق اور عہد جدید پر ہے اور اُن کے قرآن میں محمد صاحب نے بارہا تاکید کی کہ تم اگلی کتابوں پر ایمان لاؤ اور انکو برحق جانو نہیں معلوم ایمان کے کیا معنی محمدی بھائیوں نے مفہوم کئے ہیں اور ایمان کونسی انجیل و توریت پر ہے اور وہ کس جگہ ہیں میں مسیحی دین اختیار کرنے سے پہلے جب کبھی محمدی مولویوں سے استفسار اس امر کا کرتا کہ وہ اناجیل جنکی بابت تمہارے قرآن میں خدا کا کلام ہونا لکھا ہے وہ کہاں ہیں اور مروجہ اناجیل جنکی صدیوں سے محافظت اور یہودی بادشاہوں کے زمانے سے (جو مخالف مذہب عیسوی تھے نہ صرف مخالف بلکہ جان کے دشمن ہر ایک مسیحی کے تھے) آجتک وہی ہیں کیونکہ اگر انہیں سے ذرا بھی رد و بدل کرتے تو اس امر کو بدرجہ اولیٰ مشتہر کرکے مشکوک کردیتے (کیونکہ انہیں انہیں نہ کسی ہتھیار کی ضرورت تھی اور نہ کسی کی طاقت کا انتظار) اس کے جواب میں سوائے ٹالمٹول کے اور کوئی جواب نہیں دیا۔ یا یہہ صرف کہکر ٹال دیا کہ انجیل کے آنے سے توریت و زبور منسوخ ہوگئیں اور قرآن کے آنے سے انجیل منسوخ ہوگئی مگر یہہ تمام زبانی سودا ہے حالانکہ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ اگر تمہارے درمیان کوئی جھگڑا ہو تو اہل کتاب سے رجوع لاؤ چنانچہ سورہ انبیا میں لکھا ہے کہ وما ارسلنا قبلک الا رجالا نوحی الیہم فسئلوا اہل الذکر ان کنتم لا تعلمون۔ ترجمہ ہم نے تجھ سے پہلے کسی کو نہیں بھیجا مگر ان آدمیوں کو جنسے اپنے ارادے بیان کئے پس اہل کتاب سے پوچھو اگر اُسے تم نہیں جانتے۔ پھر سورہ یونس میں لکھا ہے کہ فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرؤن الکتاب من قبلک۔ ترجمہ اگر تو اُن چیزوں کے حق میں جو ہم نے تیرے لئے نازل کیں شک رکھتا ہے تو اُن لوگوں سے پوچھ جنہوں نے تجھ سے پہلے کتاب کو پڑھا ہے۔ پس ان آیات سے بھی صاف ظاہر و آشکارا ہے کہ محمد کے زمانہ تک تو انکی تحریف ہوئی اور نہ تنسیخ اگر تنسیخ ہوتی تو انکی طرف رجوع نہ کیا جاتا ہے اس لئے محمدی صاحبان کو چاہئے کہ اُس نجات کو جو صرف فضل کے وسیلہ اور صرف ایمان ہی سے حاصل ہوتی ہے (جسمیں شریعت پوری کرنیکی ضرورت نہیں) جوق جوق حاصل کریں جیسا کہ افسیوں کے ۲ باب ۸-۹ آیت میں لکھا ہوا ہے کہ۔ "تم فضل کے سبب ایمان لاکے بچ گئے ہو اور یہہ تم سے نہیں خدا کی بخشش ہے یہہ اعمال کے سبب سے نہیں نہ ہو کہ کوئی بڑائی کرے"۔ ایسا ہی رومیوں کے ۳ باب ۲۰ و ۲۴ و ۲۶ و ۲۸ آیت میں ہے۔ "کوئی ذی شریعت کے کاموں سے اُس کے سامنے راستباز نہ ٹھہریگا کیونکہ شریعت کے وسیلہ سے گناہ کی پہچان ہو سو وہ اُس کے فضل سے اُس خلاصی کے سبب جو مسیح یسوع سے ہے مفت راستباز گنے جاتے ہیں جسے خدا نے کفارہ جو اُسکے لہو پر ایمان لانے سے کام آوے ٹھہرایا تاکہ وہ اپنی اگلے وقت کی بابت ظاہر کرے تاکہ وہ آپ ہی بدست رہے اور اُسے جو یسوع پر ایمان لاوے راستباز ٹھہراوے پس نتیجہ یہہ ہے کہ آدمی ایمان ہی سے بے اعمال شریعت کے راستباز ٹھہرتا ہے" پھر طیطس ۳ باب ۵ آیت میں بھی لکھا ہے "اُس نے ہمکو راستبازی کے کاموں سے نہیں جو ہم نے کئے بلکہ اپنی رحمت کے سبب نئے جنم کے غسل اور روح قدس کے نئے بنانیکے سبب بچایا"۔ پھر خداوند یسوع مسیح انجیل کی بشارت اور ایمان والوں اور منکروں کے بارہ میں اسی طرح فرماتا ہے مرقس ۱۶ باب ۱۵ اور ۱۶ آیت۔ "تم تمام دنیا میں جاکے ہر ایک مخلوق کے سامنے انجیل کی منادی کرو جو کہ ایمان لاتا اور بپتسمہ پاتا ہے نجات پائیگا اور جو ایمان نہیں لاتا اُس پر سزا کا حکم کیا جاویگا"۔ پس اے میرے محمدی بھائیو اس نعمت عظمےٰ کو جو مفت ملتی ہے جلد خرید کرو ورنہ سوائے پچھتانے کے اور کچھہ حاصل نہیں ہوگا۔ بقول شخصے کہ۔ ہمارا کام ہے سمجھانا یارو۔ تمہیں اختیار ہے مانو نہ مانو:

راقم اے۔ ڈی۔ تھامپسن بخواری نہر سرہند چلونجر ڈویژن لودیانہ:



چاہتا ہے جلاتا ہے کہ باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اُس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی تاکہ سب جس طرح سے باپ کی عزت کرتے ہیں بیٹے کی عزت کریں وہ جو بیٹے کی عزت نہیں کرتا باپ کی جس نے اُسے بھیجا ہے عزت نہیں کرتا۔" اور یہہ جو انجیل میں یسوع مسیح کو خدا کا بیٹا کہا ہے اُس کے ایسے معنی نہیں ہیں جیسے لوگ اپنی بول چال میں اپنے جنے ہوئے بیٹے کو کہتے ہیں بلکہ اُس کے معنی ایسی طرز پر سمجھنا چاہئے جیسے کہ انجیل میں بیان ہوئے ہیں چنانچہ کلسیوں کی پہلی فصل ۱۵ سے ۱۷ آیت تک ذکر ہوا ہے کہ "وہ (یعنی خدا کا بیٹا) اَن دیکھے خدا کی صورت ہے اور وہ ساری خلقت میں پہلوٹا ہے کیونکہ اُس سے ساری چیزیں جو آسمان اور زمین پر ہیں دیکھی اور اَن دیکھی کیا تخت کیا خاوندیاں کیا ریاست کیا مختاریاں پیدا کی گئیں اُس سے ساری چیزیں بحال رہتی ہیں۔" پھر عبرانیوں کی پہلی فصل ۱ و ۲ و ۳ آیتوں میں لکھا ہے کہ "خدا جو اگلے زمانے میں نبیوں کے وسیلے باپ دادوں سے بار بار اور طرح طرح بولا اِس آخری زمانہ میں ہم سے بیٹے کے وسیلے بولا جس کو اُس نے ساری چیزوں کا وارث ٹھہرایا اور جس کے وسیلے اُس نے عالم بنائے وہ اُس کے جلال کی رونق اور اُسکی ماہیت کا نقش ہو کے سب کچھ اپنی ہی قدرت کے کلام سے سنبھالتا ہے وہ آپ سے ہمارے گناہوں کو پاک کرکے بلند آسمان پر جناب اعلیٰ کے دہنے جا بیٹھا۔" پھر یوحنا کی پہلی فصل ۱ سے ۳ تک اور ۱۴ آیت میں مرقوم ہے کہ "ابتدا میں کلمہ تھا اور کلمہ خدا کے ساتھ تھا اور کلمہ خدا تھا یہی ابتدا میں خدا کے ساتھ تھا سب چیزیں اُس سے موجود ہوئیں اور موجودات میں بغیر اُس کے کوئی چیز موجود نہیں ہوئی زندگی اُسمیں تھی اور وہ زندگی انسان کا نور تھا اور کلمہ مجسم ہوا اور وہ فضل وراستی سے بھرپور ہو کے ہمارے درمیان رہا اور ہمنے اُس کا ایسا جلال دیکھا جیسے باپ کے اکلوتے کا جلال۔" پھر امثال سلیمان کی ۸ فصل کی بارھویں آیت سے آخر تک یہی مطلب بیان ہوا ہے۔ اور اُس کے سوا انجیل میں یسوع مسیح کا نام خدا کے لفظ سے بھی بولا گیا ہے چنانچہ رومیوں کی ۹ فصل ۵ آیت میں کہا ہے کہ وہ باپ دادے انہیں میں کے ہیں اور جسم کی نسبت مسیح بھی اُن ہی میں سے ہوا جو سبھوں کا خدا ہمیشہ مبارک ہے آمین۔" پھر

رہنے نہ دیگا اور نہ اپنے مقدس کو سڑنے دیگا۔" اور قبر سے اُٹھنے کے بعد یسوع مسیح چالیس روز دنیا میں رہا لیکن اپنے تئیں صرف اپنے شاگردوں اور اُن یہودیوں پر ظاہر کیا جو اُس پر ایمان لائے تھے اور اپنی موت و قیام کا مطلب اُس سے بیان و عیان کیا اور یہہ بات بھی اُنپر ثابت کر دی کہ پیغمبروں کے کہنے بموجب ضرور تھا کہ یہہ سب باتیں اُسی طرح پوری ہوں اور چالیس دن بعد شاگردوں کو ایک پہاڑ پر یروسلم کے نزدیک جمع کرکے اُن کے سامنے آسمان پر چڑھ گیا اور جانے وقت یہہ بات جو متی کی ۲۸ فصل ۱۸ سے ۲۰ آیت تک لکھی ہے اُن سے فرمائی کہ "آسمان و زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا اِس لئے تم جا کے سب قوموں کو باپ اور بیٹے اور روح قدس کے نام سے بپتسمہ دیکے شاگرد کرو اور انہیں سکھلاؤ کہ اُن سب باتوں پر عمل کریں جنکا میں نے تمکو حکم کیا ہے اور دیکھو میں زمانہ کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں۔" اور مرقس کی ۱۶ فصل ۱۹ آیت میں لکھا ہے کہ "خداوند اُنہیں یہہ فرما کے آسمان پر جا تارہا اور خدا کے دہنے ہاتھ بیٹھا۔" اسی طرح وہ بات جو مسیح کے حق میں خدا کا دہنے ہاتھ بیٹھنے اور زمین و آسمان پر حکومت کرنے کی بابت ۱۱۰ زبور اور دانیال کی ۷ فصل میں کہی ہے پوری ہوئی۔ اِس حال میں کہ سب وعدہ اور نشانیاں جو خدا نے مسیح کے حق میں سیکڑوں برس آگے اپنے پیغمبروں کے وسیلے پرانے عہد کی کتابوں میں بیان کی تھیں یسوع مسیح میں پوری ہوئیں تو صاف ظاہر ہے کہ انسان کے سلسلہ کا وہ نجات دینے والا جس کا کتب عہد عتیق میں وعدہ اور اشارہ ہوا فی الحقیقت یسوع مسیح ہے اور وہ اپنے رنج و موت کے سبب گناہ کا کفارہ ہو کر نجات کا باعث ہوا اور مخفی نہ رہے کہ اُن وعدوں اور پیشین گوئیوں کا پورا ہونا جو یسوع مسیح کی بابت کتب عہد عتیق میں واقع ہوئی تھیں ایک بڑی واضح دلیل ہے کہ وہ کتابیں خدا کا کلام ہیں ورنہ کس کو اتنی قدرت ہے کہ وقوع سے سیکڑوں برس پہلے مسیح کی بابت ایسی صریح خبر دے کہ اُس کے آنے کا وقت اور ولادت کی جگہ اور قدر و مرتبہ اور رنج و موت کی کیفیت اور جی اُٹھنے کا حال اور عروج کا معاملہ مفصل بیان کرے ظاہر ہے کہ آدمی زمانہ آئندہ کا حال نہیں جانتا اور ایسی پیشین گوئی کی قدرت نہیں رکھتا ہاں مگر جب کہ خدا



نے اُس پر الہام کیا ہو سو ایسی کتابیں جنمیں اِس طرح کی پیش گوئیاں لکھی ہوں بے شک و شبہ الہام الٰہی اور خدا کا کلام ہیں ؛

خداوند مسیح کی الوہیت اختصاراً

یہہ بات کہ یسوع آدمی کی جنس اور پیغمبروں سے افضل و اعلیٰ بلکہ خدا ہی کے مرتبہ پر ہے اگرچہ اُن آیات میں سے جو ہم نے اُس مرتبہ کی بابت کتب عہد عتیق سے ذکر کیں ظاہر و نمایاں معلوم ہوتی ہو مگر انجیل میں یہہ عمدہ مطلب اور بھی زیادہ بیان اور واضح ہوا ہے پس ہم انجیل کی وہی آیتیں جو یسوع مسیح کے اعلیٰ مرتبہ اور اُسکی الوہیت کی گواہی دیتی ہیں یہاں ذکر کرینگے کہ اِس طرح یہہ انجیل کی عمدہ تعلیم پڑھنے والے پر خوب ثابت ہو جائے اور پوشیدہ نہ رہے کہ بنی آدم کی نجات جو یسوع مسیح کے وسیلے سے حاصل ہوئی اُسکی الوہیت کے مرتبے بغیر ہرگز نہ ہو سکتی اور مسیح کی الوہیت کے مرتبہ پر خدا کا کلام یعنی انجیل ایک کافی دلیل اور پکّی گواہی ہے انسان کو مناسب ہے کہ خدا کے کلام کو مانے خواہ اُس حکم کو عقل دریافت کرے خواہ نہ کرے اور انجیل کی وہ آیتیں جن سے یسوع مسیح کی الوہیت ظاہر و ثابت ہوتی ہے یہہ ہیں اول وہ آیات جن سے مسیح کی ابنیت ثابت ہے ذکر کرینگے مثلاً جسوقت کہ یسوع ردِ یردن میں یحیٰی سے بپتسما پاتا تھا اُسوقت کا واقع متی کی ۳ فصل ۱۷ آیت میں بدیں طریق لکھا ہے کہ آسمان سے ایک آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں " پھر اسی مطلب کی بابت متی کی ۱۷ فصل ۱ و ۲ و ۳ و ۵ آیتوں میں لکھا ہے کہ " چھہ دن بعد یسوع پطرس اور یعقوب اور اُس کے بھائی یوحنا کو الگ الگ اونچے پہاڑ پر لیگیا اور اُن کے سامنے اُسکی صورت اور ہی ہو گئی اور اُس کا چہرہ آفتاب سا چمکا اور اُسکی پوشاک نور کے مانند سفید ہو گئی اور دیکھو کہ موسیٰ اور ایلیا اُس سے باتیں کرتے انہیں دکھائی دیئے اور ایک نورانی بدلی نے اُس پر سایہ کیا اور دیکھو اُس بادل سے آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں خوش ہوں تم اس کی سُنو ۔ اور خود یسوع مسیح نے بھی اپنی ابنیت اور الوہیت کا اقرار کیا ہے جیسا کہ یوحنا کی ۹ فصل ۳۵ سے ۳۸ تک لکھا ہے کہ یسوع مسیح نے ایک اندھے آدمی سے جسکو اُس نے

آنکھہ بخشی تھی کہا کہ تو خدا کے بیٹے پر ایمان لاتا ہے اُس نے جواب میں کہا اے خداوند وہ کون ہے کہ میں اُس پر ایمان لاؤں یسوع نے اُسے کہا تو نے تو اُسے دیکھا ہے اور وہ جو تجھہ سے بولتا ہے وہی ہے " ۔ اور متی کی ۱۶ فصل ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ آیتوں میں لکھا ہے کہ " مسیح نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم کیا کہتے ہو میں کون ہوں شمعون پطرس نے جواب میں کہا تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے یسوع نے جواب میں اُسے کہا اے شمعون بریونا مبارک تو کیونکہ جسم اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھہ پر یہہ ظاہر کیا " ۔ اور لوقا کے ۲۲ باب ۷۰ آیت میں مذکور ہے کہ " یہودیوں کے سرداروں نے مسیح سے کہا پس کیا تو خدا کا بیٹا ہے اُس نے اُن سے کہا تم ٹھیک کہتے ہو میں ہوں " ۔ اور یوحنا کی ۸ فصل ۲۳ آیت میں لکھا ہے کہ " مسیح نے یہودیوں سے کہا کہ تم پستی سے ہو میں بلندی سے ہوں تم اِس جہان کے ہو میں اِس جہان کا نہیں " ۔ اور یوحنا کی ۸ فصل ۵۸ آیت میں کہا ہے کہ " پیشتر اس سے کہ ابراہام ہو میں ہوں " ۔ پھر یوحنا کی ۱۷ فصل ۵ آیت میں مسیح نے کہا ہے کہ " اے باپ اب تو مجھے اپنے ساتھہ اُس جلال سے جو میں دنیا کی پیدائش سے پہلے تیرے ساتھہ رکھتا تھا بزرگی دے " پھر یوحنا کی ۱۴ فصل ۹ آیت میں یسوع مسیح فرماتا ہے کہ " جس نے مجھے دیکھا ہے باپ کو دیکھا ہے " ۔ اور یوحنا کی ۱۰ فصل ۳۰ آیت میں کہا ہے کہ " میں اور باپ ایک ہوں " ۔ اور یوحنا کی ۵ فصل ۲۶ آیت میں کہا ہے کہ " جس طرح باپ آپ میں زندگی رکھتا ہے اُسی طرح اُس نے بیٹے کو دی ہے کہ آپ میں زندگی رکھے " ۔ اور مکاشفات کی پہلی فصل ۱۱ آیت اور ۲۲ فصل ۱۳ آیت میں مرقوم ہے کہ " میں الفا اور اومگا اول و آخر ہوں " ۔ اور یوحنا کی ۵ فصل ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ آیتوں لکھا ہے کہ " مسیح نے یہودیوں سے کہا کہ میرا باپ اب تک کام کرتا ہے اور میں بھی کام کرتا ہوں تو یہودیوں نے اور بھی زیادہ اُس کا قتل کرنا چاہا کیونکہ اُس نے نہ فقط سبت ہی کو نہ مانا بلکہ خدا کو اپنا باپ کہہ کے اپنے تئیں خدا کے برابر کیا تب یسوع نے جواب میں کہا میں تم سے سچ سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا مگر جو کچھ کہ وہ باپ کو کرتے دیکھتا ہے کیونکہ جو کام کہ وہ کرتا ہے بیٹا بھی اُسی طرح وہی کرتا ہے اِس لئے جس طرح باپ مردوں کو اٹھاتا ہے اور جلاتا ہے بیٹا بھی جنہیں

واقعات اور عجائبات

قسطنطنیہ کا ایک نامہ نگار پیرس کے اخبار کو لکھتا ہے کہ ایشیائے کوچک میں حجاز ریلوے کے لئے جو ایک مقام کھدرہا تھا تو ایک پرانا شہر برآمد ہوا جہاں بنی اسرائیل رہا کرتے تھے اس میں منجملہ اور عجیب وغریب عمارتوں کے نہایت خوب صورت عمارت بھی ہے۔ اس عمارت کے مغربی جانب ایک پہاڑی ہے جس پر حضرت موسیٰ کے بھائی ہارون کی قبر ہے؛

قلم کے تیار کرنے میں تلوار۔ بندوق۔ توپ وغیرہ کے مقابلہ میں زیادہ لوہا صرف ہوتا ہے؛

پنسلوانیہ ایک کتے دسینٹ برنارڈ کی قبر پر اس مضمون کا کتبہ لکھا ہوا ہے کہ اس نے چالیس آدمیوں کی جانیں بچائیں"۔ کیا یہاں کسی آدمی کی تعریف میں یہہ الفاظ مستعمل ہوسکتے ہیں؛

۶ ببین تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

اور اس پر ناز کہ ہم ایسے وہم ویسے؛

سپین کے ایک دریا کے پانی میں یہہ خاصیت ہے کہ جو شی اس میں بہہ کر آتی ہے پتھر کی شکل میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ اگر دو پتھر اس میں ساتھ ساتھ ملا کر ڈال دیئے جائیں تو وہ کچھ دنوں بعد ایک ہوجاتے ہیں۔ اس پانی میں مچھلیاں زندہ نہیں رہتیں؛

قوت حافظہ کی ترقی وتنزل کا باعث بعض کسی مضمون سے خاص دلچسپی رکھنا ہے۔ جس بات کو تم زیادہ پسند کرتے ہو وہی زیادہ یاد رہ سکتی ہے اور جس قدر انسان وسیع خیال نفس کش اور انسان دوست ہوگا۔ اسی قدر اس کا حافظہ اچھا ہوگا؛

دریا مسیسپی (امریکہ) پر ایک تھیئیٹر تماشا گاہ ہے جو ہمیشہ پانی پر تیرتا رہتا ہے۔ اس میں ایک وقت میں سو آدمی بیٹھ کر تماشا دیکھ سکتے ہیں اور دریا کے کنارے کنارے پر تیرتا ہوا تیس چالیس میل تک تماشہ دکھاتا ہے۔ تماشہ بھی اعلیٰ درجہ کا ہوتا ہے۔ گانا بجانا ناچنا سب کچھ اول نمبر کا رہتا ہے۔ جب تھیئیٹر کسی قصبہ کے نزدیک پہنچتا ہے تماشائیوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ اُسوقت وہ تماشہ بھی ختم ہوجاتا ہے اور دوسرا شروع ہوتا ہے۔ ہر جگہ نئے تماشائی تماشا دیکھنے کی غرض سے اُس پر سوار ہولیتے ہیں؛

نیویارک کے قریب ایک بچوں کی جمہوری سلطنت ہے جس کے قانون لڑکے ولڑکیاں ملکر بناتے ہیں۔ یہہ خیراتی انسٹی ٹیوشن نہیں ہے بلکہ سچ مچ دوسری سلطنت جمہوری ہے جو کہ امریکہ میں بچوں کی سلطنت جمہوری کے نام سے موجود ہے۔ اس میں پولیس۔ جیلخانہ۔ جج۔ جوری۔ پریذیڈنٹ کانگرس۔ ہوٹل سب ہی کچھ ہیں۔ لڑکوں کی تعداد ۵۰۰ تک ہے اور وہ بارہ برس سے بیس برس کی عمر تک اسمیں شریک ہوسکتے ہیں؛

دنیا میں ریلوں کی طوالائی قریب ۴۵۴۰۰۰ میل تک ہے۔ روس کی ریل ۲۴۰۰۰ میل اور سب سے بڑی ہے۔ جرمنی کی ۳۱۰۰۰ میل۔ فرانس کی ۲۹۰۰۰ انگلینڈ کی ۲۲۰۰۰۔ اطالیہ واسپین کی ۱۳۰۰۰ سے ۱۶۰۰۰ میل تک ہے ان میں صرف ۶۰۰۰ میل کی لائن سرکاری انتظام کے ماتحت ہے؛

ناروے میں ۱۸۹۱ء سے پندرہ برس تک کی عمر والے نابالغ کے ہاتھ تماکو بیچنے کی ممانعت ہے۔ اگر اس عمر کا کوئی لڑکا تماکو پئے تو پانچ ڈالر جرمانہ اور ہفتہ بھر کی قید کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ یہی حال جزیرہ برمیوڈا کا ہے۔ فرانس میں لڑکوں کے لئے تماکو پینے کی قطعی ممانعت ہے۔ انگلینڈ نے بھی اب اس کی تقلید کی ہے۔ مگر افسوس! اس ملک کے لڑکے کس طرح تماکو کی بلا میں پھنسے اور بھنسائے جارہے ہیں۔ اگر گورنمنٹ ہند ادھر کچھ بھی توجہ کرے تو بڑا اُپکار ہو؛

(آریہ گزٹ)

نئی اور دلچسپ کتابیں

مطبوعہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور

روتہ الکبریٰ کی آتشزدگی۔ قیصر نیرو کے زمانے کا ایک تاریخی ناول ۱۲؍۔ درجل کی نظم اینیڈ کا قصہ جنگ ٹرائے۔ اسکی بربادی اور اینیڈ کے سفر ومصائب کے حالات معہ سوانحعمری درجل ۱۲؍۔ ایلیڈ اور اوڈیسے کا قصہ۔ جنگ ٹرائے اور یولیس کے سفر ومصائب کے حالات معہ سوانح عمری ہومر اور یونانیوں کا علم الاصنام ۲؍۔ یروشلم کے آخری ایام بیت المقدس کی بربادی اور قوم یہود کی تباہی کا دردناک حال ۳؍۔ الفریڈ اعظم کی سوانح عمری ۱؍۔ سکندر اعظم کی سوانحعمری ۱؍۔ ہمارے رہنے کا گھر جسم انسانی کا دلچسپ حال باتصویر ۱؍۔ سورج چاند تارے۔ علم ہیئت کا ایک مبسوط باتصویر رسالہ جس میں اس وقت تک کی دریافتوں کا ذکر ہے ۸؍۔ مرقع روس۔ روس کے دلچسپ ومفید حالات ناول کے پیرایہ میں باتصویر ۱۲؍۔ مرقع جاپان۔ جاپان کے دلچسپ ومفید حالات ناول کے پیرایہ میں باتصویر ۱۲؍۔ ننھے ننھے لوگ کیڑے مکوڑوں کا دلچسپ حال باتصویر ۱؍۔ ہندکی کا پلٹے کلائیو کے زمانہ کا دلچسپ تاریخی ناول جس میں ہند میں انگریزوں کی حکومت قائم ہونے کے اسباب درج ہیں ۱۲؍۔ گورنمنٹ انگریزی کے اصول وطریق حکومت انگلستان کے طرز حکومت کے مفصل حالات جن کا جاننا اہل ہند کے لئے ضروری ہے ۱۲؍۔ مارکوپولو کا سفرنامہ۔ اس میں شاہ فارس آرمینیہ۔ بلخ۔ بدخشاں۔ چین۔ جاپان۔ ہند۔ حبش۔ زنگبار۔ ٹرکی وغیرہ کے دلچسپ حالات درج ہیں ۱۲؍۔ ڈاکٹر جیکل اور مسٹر ہائیڈ یعنی دو جسموں والا آدمی ایک بدکار کی زندگی کا مرقع اور سبق آموز قصہ ہے ۱۲؍۔ معذرت نامہ سقراط۔ جس میں حکیم سقراط اور فلسفہ یونان کا مفصل حال درج ہے ۸؍+

درخواستیں اسسٹنٹ سکرٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور کے نام آنی چاہئیں

اشتہارات

پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کا فنڈ

اطلاع دیجاتی ہے

کہ پرسبیٹیرین بیواؤں و یتیموں کے فنڈ کی حالت نہایت عمدہ و ترقی پذیر ہے تجربہ کار صاحبان کی طرف سے اس بات پر حکمتانہ شہادت ہے - ستاون برس کے اندر اس فنڈ نے قریباً ستر ہزار روپیہ خرچ کر کے پنشن دیدیا اور اس وقت سرکاری نوٹ کے ذریعہ سے قریباً بیالیس ہزار روپیہ پونجی رکھا ہوا ہے کوئی اور پنشن فنڈ ایسے سستے طور پر پنشن نہیں دیتا اس میں ہند کا ہر ایک مسیحی اپنی بیوی بچوں کے لئے پنشن کی تجویز کر سکتا ہے جس کسی کو چاہئے منیجنگ ڈائرکٹر خوشی سے اس فنڈ کی بابت پوری خبر دینگے ؛

درخواست کی جاتی ہے کہ جو اس فنڈ میں شریک ہوں اُن دوستوں کے نام اور پتہ جنکو وہ اس فنڈ میں شریک کرنا چاہتے ہیں ڈائرکٹر صاحب کے پاس بھیجیں ؛

المشتہر

پادری والٹر جے کلارک منیجنگ ڈائرکٹر نولکھا لاہور

سب سے اچھی کسوٹی تجربہ ہے

اپنی طرز کا پہلا پرچہ صلح کل اور نسانت کی پالیسی کے اہل ملک کو ترقی کا سیدھا راستہ دکھانیوالا اُردو اخبار بڑی تقطیع کے سولہ صفحوں پر ہفتہ وار نہایت ہی خوشخط شائع ہوتا ہے جس کے کاغذ کی عمدگی کے ساتھ مضامین کی نفاست قابل دید ہے - ہر مذہب اور ہر طبقہ کے بنی نوع آدم کے لئے یکساں نفع رسان ہے - خود حاضر ہو کر اپنی تعریف آپ بیان کرنے کا آرزومند ہے صلائے عام ہے - کہ ہر شخص جو اخبار بینی کا شائق ہو ایک کارڈ پر اپنا نام و پتہ صاف الفاظ میں تحریر کر کے منیجر سے ایک ماہ کیلئے بالکل مفت جاری کرا سکتا ہے اِس عرصہ میں اگر پسند آجائے - تو قیمت ارسال کر کے زیادہ عرصہ کے لئے جاری رکھ سکتے ہیں ورنہ ایک ماہ کے بعد خود بخود بند کر دیا جائیگا - براہ مہربانی اِس صلائے عام کی اطلاع اپنے اردو خوان دوست آشناؤں وغیرہ کے حلقہ میں بھی کر دیں ؛

نوٹ - لیکن درخواست ۱۵ مارچ ۱۹۰۵ء تک ڈاک میں ڈال دیں ورنہ اس کے بعد صرف ایک پرچہ ہی مفت ملسکیگا - نیز جناب کا اسم مبارک ہمیشہ کے لئے درج رجسٹر کر لیا جائیگا - اور ہمیشہ نو طبع اشتہارات اور ہر سال کی جنتری مفت روانہ ہوتی رہیگی ؛ منیجر اردو اخبار لاہور

ضرورت

اینگلو ورنیکلر مڈل مشن سکول دھاری وال ضلع گورداسپور کے لئے ایک اُستاد کی ضرورت ہے جو انگریزی و حساب دان اچھا ہو تنخواہ ماہوار ۱۸ سے ۲۰ روپیہ تک ہوگی مسیحی کو ترجیح دیجاویگی - تمام درخواستیں معہ نقول اسناد پادری ڈبلیو - آر - گارڈن صاحب بہادر گورداسپور کے پاس آنی چاہئیں ؛

اشتہار

سالانہ میلہ منڈی اسپان اور مویشی جلال آباد ضلع فیروزپور کا ۲۲ فروری ۱۹۰۵ء تک ہوگا - سرکاری انعام اسپان کو بموجب منظوری گورنمنٹ ۱۰۰ روپیہ ملے گا - اور اسیطرح مال مویشی کو انعام ۱۵۰ منجانب سرکار سے اور ۱۱۰ ڈسٹرکٹ فنڈ سے ملیگا علاوہ اِس کے شتران اور بھینس و دیگر مویشی کہ جن کے لئے سرکاری انعام مقرر نہیں ہوا - اُن کو کورٹ آف وارڈس ریاست ممدوٹ سے انعام ملے گا - اِس میلہ میں خرید و فروخت ہر قسم کے جانوروں کی بکثرت ہوتی ہے ؛

المشتہر

منیجر ریاست ممدوٹ زیر کورٹ آف وارڈس ضلع فیروزپور

اشتہار

ٹائپ نویسی - اختصار نویسی - بک کیپنگ و طریقہ خط و کتابت وغیرہ کرسچن بوائز ہائی سکول لودیانہ کے متعلق ایک شاخ اور کھولی گئی ہے جسمیں مندرجہ بالا مضامین بڑی عمدگی سے سکھلائے جاتے ہیں داخلے کیلئے انگریزی کی عمدہ لیاقت ضرور ہے - مفصل حالات ذیل کے پتہ پر خط روانہ کرنے سے معلوم ہو سکتے ہیں ؛

پرنسپل سی بی ہائی سکول لودیانہ

اشتہار

کہ میری ایک موضع جسکا نام محمد پور ہے واقعہ تحصیل سرسہ ضلع حصار جس کی کل اراضی تعدادی ۱۸۵۰ ۱۶ بسوہ ۸ ہزار بیگہ کی ہے - فروخت کرنا چاہتا ہوں جن صاحبان کو خریداری اراضی مذکور کو ہو وے وہ مجھ سے بذریعہ خط و کتابت کل حال دریافت کر سکتے ہیں - المشتہر سیتا رام سہائے مل ولد لکھی کشن گیٹی والہ مقام شہر سرسہ بازار چاندنی چوک

دستور العمل نور افشان

قیمت سالانہ اہل سے اخبار بغیر ضمیمہ صہ معہ ضمیمہ ۳
قیمت سالانہ معہ محصول ڈاک " ۳ " ۳
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۲	۳	ے
چوتھائی کالم	۳	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	عہ
پورا کالم	عہ	عہ	سہ
پورا صفحہ	سہ	صہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر فی کالم اور بعد کیلئے ار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ؛

نوٹ - نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سنڈے سکول سبق

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول عہ
" " " " معہ محصول عہ
قیمت سالانہ آٹھ کاپی سبق سنڈے سکول عہ